انگور کی کاشت بذریعہ ڈرپ آبپاشی

فوائد

- 50 فیصد تک پانی کی بچت
- 45 فیصد تک کھاد کی بچت
- 35 فیصد تک پیداواری اخراجات میں کمی
- 100 فیصد سے زائد پیداوار میں اضافہ
- فصل کا وقت سے پہلے تیار ہونا
- پیداوار کے معیار میں بہتری
- کسانوں کا منافع بخش فصلوں کی طرف رجحان
- غیرہموار زمینوں کیلئے موزوں ترین

حاجی غلام اکبر
تلہ گنگ، ضلع چکوال

پھلوں کی غذائیت تمام غذاؤں میں اہم، منفرد اور لطیف ترین حیثیت رکھتی ہے۔ قدرت نے ان پھلوں میں حیاتیاتی جوہر اور شفا بخشی کے ایسے کمالات سمو رکھے ہیں کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ایسی ہی نعمتوں میں سے ایک نعمت انگور ہے جو انتہائی لذیز اور بے مثال قوت بخش پھل ہے۔ اسے صحت و توانائی اور فرحت و انبساط فراہم کرنے کے لحاظ سے ایک اچھوتا اور پرکشش پھل تصور کیا جاتا ہے۔ انگور بنیادی طور پر یورپ اور بحیرہ روم کے خطے کا پھل ہے لیکن اب دنیا میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی انگور کی کاشت زیادہ تر معتدل اور سرد علاقوں میں ہوتی ہے اور ہر سال تقریباً 37,000 ایکڑ رقبے پر انگور کی کاشت کی جاتی ہے، جس سے اندازاً 75,000 ٹن سالانہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ انگور کے کل کاشتہ رقبے کا 98 فیصد بلوچستان میں، 0.5 فیصد خیبر پختونخواہ، 0.5 فیصد پنجاب اور کچھ حصہ آزاد کشمیر اور سندھ میں ہے۔ اسکی مشہور اقسام میں کنگ روبی (King Rubi)، فلیم سیڈلیس (Flame Seedless)، تھامسن سیڈلیس (Thomson Seedless)، بلیک نارک (Black NARC)، پیرلٹ (Perlette)، ریڈ گلوب (Red Globe)، اور ٹافی (Toffi) وغیرہ ہیں۔

انگور اگرچہ معتدل اور سرد علاقوں کا پھل تصور کیا جاتا ہے، تاہم پانی کے مناسب اور بروقت استعمال کے ذریعے اسے نسبتاً گرم علاقوں میں بھی کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ جس کا ثبوت پنجاب میں اٹک سے رحیم یار خان تک اس کی تیزی سے بڑھتی ہوئی کاشت ہے۔ گذشتہ چند سالوں سے پنجاب میں انگور کے زیر کاشت رقبے میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جسکی ایک وجہ کاشتکاروں کو حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کردہ مالی اور تکنیکی معاونت ہے۔ عالمی بینک کے تعاون سے محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی صوبہ بھر میں "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ" کے تحت ایسے پھلوں کی کاشت کی ترویج کیلئے زمینداران کو جدید طریقہ ہائے آبپاشی (ڈرپ آبپاشی) فراہم کر رہا ہے اور بیشمار کاشتکار روایتی فصلات کی کاشت کی بجائے منافع بخش زراعت کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔

ایسی ہی ایک مثال ضلع چکوال کی تحصیل تلہ گنگ کے ایک کاشتکار حاجی غلام اکبر صاحب ہیں، جنہوں نے بلکسر کے قریب تقریباً گیارہ (11) ایکڑ رقبے پر ڈیڑھ سال پہلے ڈرپ آبپاشی کی تنصیب کروائی اور چھ (6) ایکڑ پر انگور کا باغ لگایا ہے۔ حاجی صاحب اپنے باغ کی نشوونما اور بڑھوتری سے بہت خوش ہیں۔ جب اُن سے اس تجربہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے اسے کامیاب قرار دیتے ہوئے بتایا کہ:

"اس علاقے میں روایتی کاشتکاری منافع بخش نہیں رہی کیونکہ اچھی پیداوار کا انحصار بروقت بارش پر ہوتا ہے۔ میں اپنے رقبے پر انگور کا باغ لگانا چاہتا تھا مگر ہچکچاہٹ کا شکار تھا کیونکہ اس پر بہت زیادہ لاگت آتی ہے اور آبپاشی کا مناسب انتظام کئے بغیر اس پر اتنی سرمایہ کاری کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور یہاں بارش کے علاوہ آبپاشی کے تمام طریقے مہنگے ہونے کے ساتھ ساتھ محدود بھی ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر میرے ارادے کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ باغ کی آبپاشی تھی کیونکہ دستیاب پانی بہت کم تھا۔ اسی اثناء میں محکمہ واٹر مینجمنٹ کے عملے نے مجھ سے رابطہ کیا اور ڈرپ نظام آبپاشی کی افادیت اور اس پر ملنے والی سبسڈی کے بارے میں بتایا، لہذا میں نے اپنے خواب کی تعبیر کیلئے اس نظام کی تنصیب کا فیصلہ کر لیا۔"

اکبر صاحب کا باغ تقریباً ڈیڑھ (1.5) سال کا ہے اور وہ اپنے باغ کی نشوونما اور ڈرپ آبپاشی کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔ اردگرد کے کاشتکار جب باغ کو دیکھنے آتے ہیں تو وہ انکو یہی مشورہ دیتے ہیں کہ اگر آپ اس علاقے میں کامیاب اور منافع بخش کاشتکاری کرنا چاہتے ہیں تو ڈرپ آبپاشی کو اپنائے بغیر ممکن نہیں۔ حاجی صاحب نے ڈرپ آبپاشی کے اپنے تجربے سے متعلق ایک نہایت دلچسپ بات یہ بھی بتائی کہ:

"جب ہم چھوٹے تھے تب ہمارے والد صاحب نے یہاں مالٹے کے دس (10) پودے لگائے تھے ہمارے پاس ایک کنواں تھا اور ہمارے لئے صرف ان دس پودوں کو سنبھالنا بھی مشکل ہوتا تھا کیونکہ انکی بروقت اور مناسب آبپاشی ممکن نہیں تھی۔ اللہ کے فضل سے اب ہمارے رقبے پر انگور کے 3,000 سے زائد پودے ہیں اور ہم کامیابی سے انکی آبیاری کر رہے ہیں۔ یہ سب ڈرپ آبپاشی کی مدد سے ممکن ہوا ہے۔"

ڈرپ آبپاشی میں چونکہ پانی اور کھاد براہ راست پودے کی جڑوں کے نزدیک فراہم کیا جاتا ہے، جس سے ان کے ضیاع میں روایتی طریقوں کی نسبت ساٹھ (60) فیصد تک کمی واقع ہوتی ہے اور اسکے علاوہ جڑی بوٹیوں کی پرورش بھی بہت کم ہوتی ہے۔ اکبر صاحب نے ڈرپ آبپاشی کے تجربے کو اس علاقے کیلئے بہترین قرار دیتے ہوئے اس کے مزید فوائد یوں بیان کئے:

"ڈرپ آبپاشی کے ذریعے میں دستیاب پانی کو بہتر طور پر استعمال کر رہا ہوں۔ پانی لگانے اور کھاد دینے کی محنت بہت کم ہوتی ہے اور محض ایک مزدور تمام پودوں کی آبپاشی اور کھاد وغیرہ کا انتظام سنبھال رہا ہے۔ دو مزدور پودوں کی کانٹ چھانٹ (Prooning) کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اگرچہ ابتدائی طور پر انگور کے باغ پر فی ایکڑ اخراجات کافی زیادہ آئے تھے، تاہم ڈرپ آبپاشی کی بدولت باغ کی نشوونما تیزی سے ہوئی اور میں نے دوسرے سال ہی آمدنی حاصل کرنا شروع کر دی۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ باغ پر خواہ میں کتنی ہی تگ و دو اور سرمایہ کاری کر لیتا، ڈرپ آبپاشی کے بغیر میری ساری محنت اور سرمایہ کاری منافع بخش نہ ہوتی۔"

تحقیق اور تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ڈرپ آبپاشی کی بدولت نہ صرف پیداواری اخراجات میں خاصی کمی بلکہ پیداوار میں اضافے کے ساتھ ساتھ پھل کا معیار بھی بہتر ہوتا ہے۔ یہ نظام ہر طرح کی زمین اور آب و ہوا والے علاقے کیلئے مفید ہے۔ اکبر صاحب نے اس ضمن میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مزید بتایا کہ:

"شروع میں مجھے اپنے باغ میں دیمک (termite) کا مسئلہ پیش آیا، جس کے تدارک کیلئے میں نے باغ میں ہلدی (Turmeric) کاشت کی اور ڈرپ کے ذریعے ہی اسکی آبپاشی کی۔ اب یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اگلے سال انشاءاللہ میرا باغ بھرپور پیداوار شروع کر دے گا۔ میں حکومت پنجاب اور محکمہ اصلاح آبپاشی کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے مالی معاونت کے ساتھ ساتھ مفت تکنیکی مشاورت بھی فراہم کی ہے۔"